REGISTERED NO. A. 763



M. H. Ross Artist

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) ناداران مدارس کے ساتھ بطور تصدیق [illegible] بغیر اجرت سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی نصف سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ [illegible] نہیں بھیجا جاتا ہے [illegible] کے علاوہ [illegible] بھیجنے میں [illegible] ہے۔

(۴) خریداروں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور ملک کی خدمت کر رہا ہے [illegible] ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں [illegible] آپ کے مذاق کے [illegible] آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں [illegible] آپ اپنا خریدار [illegible] ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ آپ کے نفع مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں [illegible] کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔
ادارہ اخبار [illegible]

(۵) طالبان مفت اگر [illegible] قیمت [illegible] لازم ہے کہ کل سالانہ خریداروں سے قیمت بھیج دیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ جاری کرا لیں [illegible] ناداری یا تنگی کا واسطہ دلانا خلاف حیثیت ہے۔

(۶ الف) [illegible] منیجر کے نام ضرور آتے ہیں [illegible] خریداروں کے [illegible] ملاحظہ فرمائیں [illegible] نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے [illegible] جاتا ہے [illegible] ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات وا [illegible] کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے [illegible] ہوتی جاتی ہے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شائع نہ ہونگے اور [illegible] مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی طرف لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تحقیر ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خط و کتابت [illegible] نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ آپکے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ نمبر ۳۱

مضامین

۲۵-۱۰ اگست ۱۹۲۰ء

پریشانی

شاعر کا دل الجھی ہوئی زلفوں سے گھبراتا تھا۔ اب نہ گھبرائے گا۔ ابھی جب مشرق کی چھیڑ پر ایک بال بھی نمو کا نظر آ گیا چہرہ وہ جو رقیبوں سے موچھوں پر تاؤ دے کے کہتے تھے

دماغِ عشق شعاری بجائے زلف پریش
کہ ایں معاملہ با خاطر پریشاں نیست

رفتہ رفتہ خود موچھوں سے محروم ہو رہے ہیں۔ آج بالوں کی بے تحفظی دیکھیے کیا رنگ لاتی ہے زمانہ ان کا دشمن ہو گیا عورتوں کے ہاتھ میں قینچی ہے مردوں کے ہاتھ میں استرا قینچی اور [illegible] کی صدا زنانے سے بھی آتی ہے مردانے سے بھی۔ ایسی حالت میں اگر مضامین مالک کا دل پریشان ہوتا تو ہم سمجھتے کہ انھیں بے سود خیال اصلاح نہیں۔ جرمنی میں عورتوں نے بالوں پر رحم کیا مگر وہاں بے ہنگی کی آندھی چل رہی ہے۔ پیرس میں بالوں کے متعلق اختلاف ہے کیونکہ نہیں ہوتی اتنی سرمونڈیاں وہاں نہیں نظر آتیں جتنی لندن میں ہیں۔ سنتے ہیں وہاں ایک کمیٹی اس امر پر غور کرنے کے لیے مرتب ہوئی کہ آیا گیسو بریدگی خوبصورتی کا موجب ہے یا نہیں لاٹ صاحبہ بھی اس جلسہ پریشاں کے میز نشیں سے تو ہر صاحب منتخب ہوئے جب رائے لی گئی تو ایک اور تین کی نسبت سے شائستہ پرور لیڈیٹ نے فتح پائی گویا ایک ثلث آبادی گیسو بریدگی پسند کرتی ہے اور دو ثلث بالوں سے گھر میں ابھی تک مرتب ہے۔

ہوس آف کامنس یعنی دار العوام میں بھی

افسانہ زلف کا غم نالہ بنے عمروں کی پریشانی کچھ نہ پوچھیے کس کے خیالات الجھے ہیں اور کسی کے ضمیر سے بعض زلف زدہ اس وسوسے میں پھنسے ہیں کہ ہائے کیا ہوگا؟ سانپ نکل گیا۔ مشرق کا سر اور پیچھا جوڑا گیسو۔ ادھر جال حراب سے انکی پریشانی قابل رحم ہے۔ شاعری کا حرف گرا گیسو سے دراز کی کہانی ختم۔ سودے کا خلط فاسد دل سے اُڑ کر گھٹا غائب ہو گیا۔ اے خواجہ آتش تم کہاں ہو تمہاری وہ خواہش اب پوری نہیں ہو سکتی ہے

دے دیا پیچ سودائی نے الجھا کر
سو گئے کوچۂ زلف پریشاں مانگے

پوری کیونکر ہو، چوٹی میں آنے والی ٹھیا ہی نہیں۔ گھٹی ہوئی ہے چوٹی نہ کھوپڑی حاضر ہے سوچیے کنگھی بھی تیل نہیں فراغت موجود ہے۔

ڈیلی نیوز کا نامہ نگار خبر کی حیثیت سے لکھتا ہے کہ روایت والوں میں اتفاق نہیں خیالات میں ہاتھ نکل آئی ہے ایک حصہ کہتا ہے

کہ اب نہ ڈیل کی آرائش کا حق ہر ایک فرد کو ہے پارلیمنٹ کو کوئی شکایت نہیں۔ دوسری تنقید یہ ہے سر [illegible] کی کرتی ہے کہ وہ مردانے ضعفین کی تعداد عورتیں میں اگلے نازک ہونٹ بالوں کی گھوڑیاں رگڑ کی تے تھے اسلیے ہم نے داڑھی مونچھ کی کمیٹی اسطرح آ جاتی کہ بنا نہ رہا، یہ داڑھی مونچھ کیسی کا فدیہ تھی آخر وہ ہماری حرص میں کیوں لپٹی ہیں۔ ہم نے انکی خاطر سے مادہ روئی قبول کی آیا اسلیے کہ وہ مرد بن جائیں اگر انہیں مردانی وضع کا ذوق شوق ہوتا تو کیوں مخنثی شکل اختیار کرتے دگر انھیں مردانی وضع پسند ہے تو ہمارے گال کیوں کوستا تیرے سے

داڑھی منڈواؤ میں باز آئی ہوا کے زور سے

غرض معرکہ قیل و قال گرم ہے۔ باجمعہ سرگردانی سب جناب لیڈی صاحب جو جانتی ہیں کہ گزرتا ہیں کوئی ہاتھ پکڑنے والا نہیں نہ پارلیمنٹ کچھ بنا سکتی ہے نہ ڈیلی نیوز صاحب کچھ کر سکتے ہیں ڈیلی نیوز صاحب فرماتے ہیں کہ وہ آپ میاں [illegible] خود ہماری پوتی بیٹی بی بی [illegible] کی وضع قطع دیکھ کے دہشت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ خصوصاً ان بڑی بی کا فرق مبارک دیکھ کے تو جی ہونے لگتی ہے جنکی چندیا اور گدی کی گھنیری بال جوڑے کا گڑھا پڑ گیا ہے ہم کیونکر کہیں کہ گھٹی ہوئی چندیا دیکھ کے دولت میں پہچان پیدا ہوتا ممکن ہے۔ صنعت نازک کی نتھی شہزوریوں پر آمادہ ہو گئی ہے کہ بس ہی نہیں چلتا۔

ڈیلی نیوز صاحب کی پریشانی کی شئے کچھ زیادہ بڑھی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ان پارلیمنٹ کے بزدل ممبروں سے کوئی پوچھے تم کس کھیت کی مولی اور کس کیاری کے تخم سے ہو۔ عورتوں کے متعلق اصلاحات پیش کرنے پر تو ہر وقت آستینیں چڑھائے آمادہ رہتے ہو مگر کوئی سے تو ان نازک دھان پان شکلوں سے آگی یے وحشی وضع قطع دل کو پسند نہیں پھر بھی نکتہ چینی کرتے وقت عقوہ مار جاتا ہے ان

نوٹس

حسب دفعہ ۱۹- ایکٹ ۵ ۱۹۰۸ء

عدالت جناب [illegible] صاحب بہادر [illegible] ضلع [illegible]
درخواست نمبر ۱۶ سنہ ۱۹۲۰ء

مقدمہ قرار دیے جانے دیوالیہ مسماۃ [illegible]
[illegible] مسماۃ [illegible]
دعویدار [illegible]

بنام

[illegible]

ہرگاہ مسماۃ [illegible] نے ذریعہ عرضی مورخہ ۵ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء درخواست کی ہے کہ حسب منشا ایکٹ دیوالیہ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء دیوالیہ قرار دیا جاوے [illegible] بتاریخ مقررہ حاضر عدالت ہو کر [illegible]

تحریر بتاریخ دوئم اگست سنہ ۱۹۲۰ء
دستخط حاکم عدالت انگریزی

نگار۔ [illegible] پائدار رنگ ہے انکے بنانے اور فروخت کرنے والے حافظ [illegible] محمد شفیع تاجر کتب [illegible] باغ لکھنؤ ہیں۔

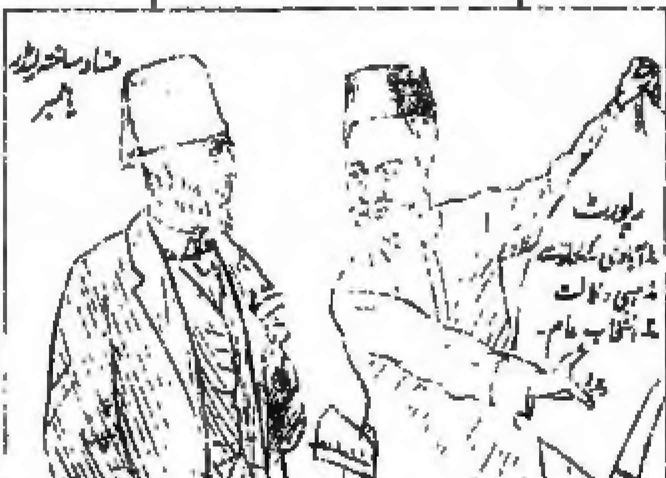
یہ ہے جو مطلب کے وقت گورا ڈی نے بی بی بی بی بی ٹی جی نکر کے دوستی جما دی تو سہری کے نیچے زمین ناچنی پڑے گی۔ ہائے پریشانی واسے پریشانی۔

پارہ پریشانی کی بھی ایک حد ہوتی ہے مگر یورپ کی پریشانی شیطان کی عمر سے زیادہ طولانی نظر آتی ہے کیا سمجھ کا تعلیم دی تھی تو نیز مطلب یہ ہے کہ یہ گرم کہ اب میڈم بننے سے گریز کرتی اور سچ کی سائنس کی بجائے سادہ نسائیت سوز کھوٹ کے ہمدر پنشلیں ہی کے کردار چاہتی ہیں۔ کارخانہ کے عقل کسی ڈاکٹر نے قدرت کی کمزوری یا نقص صنعت سے فائدہ اٹھایا اور اُس عورت کو صاحب بہادر بنا دیا جسے فطرت نے نسائیت کم دی تھی یا تذکیر تانیث میں مذبذب رکھا تھا کیا ہے۔

اگرچہ ہر شتواند پسر تمام کند نیچر کے نیوٹرل رہنے کے باعث کسی حکیم نے گولیشیاں آدل جل کے چاہ سے نثار سے اور جوش سے قرار سے کا کام لیا۔ یہ صنعت کی ترقی ہے۔ اور ہمدردان طبقہ نسواں کے کام کی صنعت کیا معنی کہ جس عورت کو اپنی مرضی کے مطابق شوہر نہ ملے تو خود ہی شوہر بن جائے۔

شوہر یا اجداد میں جن کے انتخاب میں گڑبڑ جائے تو اُسے ضرورت کا معنی اور بچی کی پرورش کرنے کی نہیں۔ جھٹ سے گولیاں جلا کے بی بی سے شوہر بن جائے۔ اگر مجسٹریٹ کے اختیار سے خدا نے کلڑا پیدا کیا ہے تو شوہر صاحب باری

ان کے اٹھیں گے اور جیب کے جاگیں گے ورنہ زہر ہو جانے کے بعد بھی سائیں زوجہ اور حال شوہر سے جیت نہیں سکتے وہ گزاری عورتیں جو ماں باپ کے بس میں ہیں اطمینان حاصل کر سکتی ہیں کہ جس پیوند سے وہ اُمّی نہیں وہ پیوند اس حال سے بیکار ہو سکتا ہے۔ اس پریشانی اور درد سے پریشانی کی یہ بات ہے کہ کبھی ہے کہ شخص اور



یہ کیسی چپ؟ | تو اس نتیجے پر محروم؟
یہ کہ مذہب اور سیاست کا سنگم نہیں ہو سکتا ہے۔ | مجبوری ....

بغیر گولیاں جلوائے بی بی مطرا شوہر لال ہو جاتی ہیں شب کو سونے کی نیت سے لیٹیں تو عورت تھیں صبح کو اٹھیں تو سایہ گھگھرا لہنگا ساری پھینک کے پتلون پہننے لگیں۔

ایک ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب

کی مرضی اُنسے دو بچے پیدا ہو گئی۔ کچھ زمانہ گزرا مضمون کر نے بیٹھی رہی۔ اب جو دیکھتا ہے تو کیس کی سیر بیٹھے گئیں۔ رسم ادبی ہونے لگی تھوڑے دنوں کے بعد گئیں مرغیوں پکڑ لاتے اور ہم جلسوں سے کورٹ شپ کرنے۔ ایسی یہ کیا ہوا؟ ناظرین اودھ پنچ کے سامنے تبدیل جنس کے بہت سے حادثے پیش ہو چکے ہیں اسلیے یقین کیا جاتا ہے کہ وہ صبح اٹھتے ہی ایسے ڈکیری کی تلاش میں مشغول ہوتے تھے۔ بیشک پریشانی کی بات ہے اسے گھر دار نسیم ہو تاج الملوک کے دل پر کیا گزری ہوگی جب وہ حوض میں غوطہ لگاتے ہی ادھر ادھر ہو گئے۔ گم ہو گئے تھے۔

بہرحال ہم پرانے حکیموں کے ایک قیاس استقرائی سے واقف ہیں جس سے یورپ والے ابھی آگاہ نہیں۔ سو فیصدی یہ تجربہ ٹھیک اترا ہے آزمائش شرط ہے گُر یہ ہے کہ ایک مہینہ لڑکے کے واسطے مقرر ہے دوسرا لڑکی کے لیے۔ حمل منعقد ہو جانے کے بعد جب نویں مہینے بچہ پیدا ہو تو دیکھو کہ وہ لڑکی ہے یا لڑکا۔ اگر لڑکی ہوئی تو سمجھو کہ اس سے ایک مہینہ پیشتر یا اس کے ایک مہینہ بعد آخری مہینہ تھا پھر حساب لگا کے آئندہ اس مہینے میں جو مادہ کے لیے مقرر ہے کوئی ایسی بری حرکت نہ کرو جس سے پیٹ رہے اور مہینہ مادہ کی افراط ہو جائے۔

مثلاً کسی کے یہاں پہلی مرتبہ اکتوبر میں صاحبزادی تولد ہوئیں تو حال صاحبزادی نے فروری کے

بچنے میں قدم بڑھایا تھا۔ اگر فروری کے عوض جنوری یا مارچ میں عمر بڑی ہوتی تو ضرور از بچہ ہوتا۔

یورپ میں عورتیں مرد بننے پر زیادہ مائل ہیں مردوں کو چنداں عورت ہو جانے کا خوف نہیں۔ پس اہل یورپ ہماری ترکیب آزما دیکھیں اور اسطرح اتنے مرد بنا ڈالیں کہ پھر مردوں کو تناسب پورا کرنے کے لیے لڑکیاں پیدا کر کے نہ جا بجے اور دودھ پلانے پر پریشان ہونا پڑے اور یوں اسباب پریشانی کا طور کا خاتمہ ہو جائے۔

راقـــــم

آج ہم اپنی پریشانی کا طومار ہے
کہنے جاتے تو ہیں پر دیکھیے کیا کہتے ہیں

بقلـــــم

ہندی ندیم

مکمل سیرت نبوی صرف ۲ر میں

اردو کہتا ہے کہ لکھنؤ کے مشہور [illegible] [illegible] ضرور پڑھیے جو ہندوستان کے [illegible] [illegible] [illegible] خیال خود [illegible] میں [illegible] ہے اور [illegible] [illegible] سیرت نبوی کے متعلق موجود ہیں [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔

گھر بیٹھے تبلیغ

اگر آپ گھر بیٹھے تبلیغ کا اجر حاصل کرنا چاہتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

تین سطر کے اشتہار آتی ہیں

اس خاص نمبر کے [illegible] [illegible] [illegible] اشتہارات کو [illegible] [illegible] [illegible] آپ اپنے اشتہار کی غرض سے [illegible] [illegible] اصل کیجیے۔

سب سے کم نرخ اشتہارات

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خط و کتابت کیجیے۔ منیجر خادم الحرمین لکھنؤ

مرزا چغتائی بی اے بنام پیر نصیبین

بخدمت پیر نصیبین۔

محترم۔ آپ نے ۱۵ اگست کے پنچ میں جو میرے ساتھ بہت زیادتی کی ہے۔ آپ کا نہ معلوم کیا خیال ہے۔ آپ نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ ہم یورپ کی بے ننگی اور عشرت و آوارگی کے دلدادہ ہیں اور یہ ہماری اپیل ہیں اور نہ ہیں۔ ذرا خدا سے ڈرو اور اس سلسلہ کو بند کرو۔ تنہا ہم سوائے اُسکے اور کچھ نہیں چاہتے جو ہم کو خدا نے دیا ہے لیکن ساتھ ہی ہم الزام اور ملزوم کے جنجھٹ سے بھی علیحدہ رہنا چاہتے ہیں اور ہم کسی فقیہ یا مفسر کی جدت طرازی کے آگے کلام اللہ کو طاق نسیان پر رکھنے کو تیار نہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے خود قرآن میں موجود ہے کل فی کتاب مبین یعنی سب موجود ہے کھلی کتاب میں اور اسی وجہ سے ہم کسی مفسر یا حدیث یا فقہ کی ان ترجمانوں کو ہرگز نہیں مانیں گے اور ہم کو اگر کسی مسئلہ کے بارہ میں شک ہوگا تو فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون پر عمل کر کے خود اپنے ہی سے مشورہ کر لینگے۔ ہم کو اس سے مطلب نہیں کہ دیوبند نے کیا کہتے ہیں اور قرآن حل کا کیا حکم ہے۔ موجودہ زمانہ کے محدثین و مفسرین و علماء جنکا فلسفۂ مذہب و منطق اور [illegible] [illegible] یعنی علم القوانین سے ہم سے دور رہیں لیں گے ہم ان کو محض نقل کتب خیال کرینگے اور کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہمارا عقیدہ ہے اور مذہب ہے کہ بغیر علم قرآن خدا کی شناخت بھی نا ہم کو ضروری ترقی کرنا پڑتی ہے اور ہم کہتے ہیں کہ دیوبند سے جتنے علمیات کی تعلیم جگہ دے میں ہوتی ہے اور مذہب سے جس قدر کہ دیوبند اور ندوہ کو ہے اتنا ہی ہم کو اس سے تقرب حاصل ہے اور ہم کو اسپر فخر ہے۔ جس قدر علما ہیں وہ سب ہمارے مقلد ہیں اور وہ اصل امامت کا صدر دفتر ہے۔ کل کی سی بات ہے کہ ہم نے ترکی ٹوپی پہنی اور انگریزی طرز کی اور مولویوں کی نئی حرکت بلایا مگر انھوں نے اسکو کفر بتایا پھر سب کی کر اب تقلید کیا اور ترکی ٹوپی پہن کر نماز

تاریخ راجگان ہند

والیان راجستان

ہمدم بک ایجنسی نے ملک کی خدمت ایک اہم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایجنسی [illegible] تاریخ راجگان ہند کا شائع کرنا ایک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] راجستان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہندوستان کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] راجستان طلب [illegible] [illegible] راجستان کے مطالعہ کے بعد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

منیجر ہمدم بک ایجنسی لکھنؤ

اجلاس سب جج صاحب بہادر [illegible] ضلع [illegible]

مقدمہ نمبر [illegible] سنہ [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

بنام

مولوی محمد امیر علیخاں وغیرہ — مدعا علیہ

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] — ۱۳

[illegible] تاریخ [illegible] [illegible] [illegible] قرار دیا گیا ہے اور [illegible] [illegible] کے واسطے میعاد دی گئی ہے اسکو چاہیے کہ اندر میعاد [illegible] [illegible] پیش کرے۔

دستخط حاکم [illegible] (انگریزی)

پڑھنا گناہ سمجھا جاتا تھا لیکن آج وہ راضی ہیں اور مانتے ہیں کہ ہم صحیح تھے۔ یہی حال پردہ کا ہے اور ہمارے سرو ری لوگ ہماری خود تقلید کریں گے۔ لڑکیوں کو پڑھانے کے بارہ میں ہم نے ان سے سوال کر کے کیا عمل پایا؟ پردہ کے بارہ میں سوال کر کے اُسے رکھیں۔ ہمارے پاؤں ہیں یہ لوگ، اسطرح ہیں کہ جو ہم کریں گے اسکو وہ خود کریں گے۔ افسوس کہ میں مولانا پنچ کی ہر بات پر بحث نہیں کر سکتا کیونکہ جو شخص تحقیقات کرتا ہے وہ بحث میں ناکام رہتا ہے جبتک کہ اسکی پوری تحقیقات ناظرین کے سامنے نہ آجائے۔ لہٰذا آپ کے تمام جوابات اور تمام اعتراضات کا جواب میرے پاس میری کتاب ہے جو انشاءاللہ اگلے مہینے کے اختتام تک شائع ہوجائے گی اور جسکی پہلی کاپی آپکی خدمت میں حاضر ہوگی۔ لہٰذا میں عارضی طور سے شکست تسلیم کرتا ہوں اور استدعا کرتا ہوں کہ مراسلات کا سلسلہ بند کیجیے اور کرم کیجیے۔

آپ فرماتے ہیں کہ عورت کا مرد نگہبان ہے اور ہم بھی تسلیم کرتے ہیں مگر اگر غور سے دیکھیے تو عورت بھی مرد کی نگہبان ہے۔ عورت اپنے شوہر کے چال چلن کی بہترین نگہبان ہے۔ واقعہ یوں ہے مرد تو رہتا ایک حد تک بیباک ہے اور اس پردہ نے اُسکو اور بھی بیباک کر دیا ہے اور وہ خوب آزادی کے گیت گاتا پھرتا ہے۔ دراصل عورت کی آزادی مرد کی قید ہے۔ اگر آج ان تعلقہ داروں کی بی بیاں پردہ سے باہر نکل آئیں جو پرکھ(?) ہیں تھیٹر سے اُڑاتے ہیں اور جنکے تعلقے کرنے(?) ہیں نوابوں(?) کے گلے میں ایک ایسی گھنٹی پڑ جائے کہ جس کی آواز سنکر تمام بوجھ(?) بھاگ جائیں۔ اور میاں تعلقہ دار صاحب کو رنڈی بازی چھوڑنا پڑے اور بیوی بیچاری(?) چھوڑنا پڑے۔ قصہ مختصر وہ عورت اپنے شوہر کی اور اسکے بچوں کی نگہبان ہے۔ (بخاری)

اس طرح اگر پردہ اٹھ جائے تو دوسری طرف حسب ذیل معاملہ پیش ہوا۔

"خنساء دختر خذام انصاریہ روایت کرتی ہیں کہ میرے باپ نے میرا نکاح کر دیا اور میں ثیبہ تھی مجھے وہ نکاح منظور نہ تھا میں نے رسول اللہ سے یہ ذکر کیا آپ نے میرا نکاح فسخ کرا دیا" (بخاری)

ایک طرف تو ہم محروم ہیں اپنے حق سے کہ جس سے شادی کرنا چاہیں اُس کو دیکھ نہیں سکتے اور دوسری طرف عورتیں مجبور ہیں کہ بغیر باہر نکلے کیسے اپنی جان بچائیں۔ غرض یہ پردہ قطعی واہیات ہے۔ ہم قطعی پردے کی بربنگی(?) کے خلاف ہیں اور صرف اتنا چاہتے ہیں کہ عورتیں اپنی ضروریات کے ساتھ چہرہ اور ہاتھ کھلے(?) رکھیں سے پردہ قطعی نہ کریں۔ اپنا پرانا شعار یعنی مسلمان کی خاطر وضع اختیار کریں۔ جیسے کہ ترکی کی طرح اُسکو ڈیوڑھی پر بٹھا رکھیں(?) جو کبھی اسلام میں نہیں ہوا بلکہ ایسا ہو جیسا کہ ذیل کی حدیث سے ظاہر ہے:۔

"رسول اللہ نے ایک دوست کو اپنے گھر میں لیگئے اور بی بی عائشہ سے کہا کہ ہم کو کھانے کو دو۔ اُنھوں نے لا کر کچھ چیز رکھدی۔ آپ نے پھر کہا کہ کچھ اور لاؤ آپ نے پھر کوئی چیز لا کر دی اسی طرح بار بار مختلف کھانے اور پینے کی چیزیں وہ رکھتی جاتی تھیں"

چونکہ حدیث بہت طویل ہے اس وجہ سے میں نے اس کا اصل مطلب پیش کر دیا ہے۔ اگر آپ کہیں تو پھر پوری حدیث پیش کی جائے اس موقعہ پر اگر کوئی خیال کرے کہ بی بی عائشہ نے اسلامی پردہ نہیں کیا تو وہ غلط ہے۔ دراصل (اس کا) مطلب کھانا بے پردگی ہرگز نہیں ہے اور اسکو آپ خود تسلیم کرتے ہیں کہ ضرورت کے وقت جائز ہے اب آپ کی ضرورت کی فہرست الگ ہے اور ہماری ضروریات کی فہرست الگ۔

رسول اللہ کی گھر والیوں نے اپنا منہ اور چہرہ کبھی فضول نہیں چھپایا اور یہی ہم چاہتے ہیں اور اس سے زیادہ اگر چاہتے ہوں تو ہم کو خدا بچائے۔ اگر آپ نے اور دوسرے علماء(?) نے ہماری بات نہ مانی تو اندیشہ ہے کہ پردہ کی بربنگی(?) عام ہوجائے گی۔

آپ کو میں کیسے یقین دلاؤں کہ یہ موجودہ پردہ فقیہوں کی کارروائی ہے۔ آپ کو اور آپ کے ہم نواؤں کو پسند ہے کہ مسلمان اس سنت پر عمل کریں کہ بچوں سے بڈھوں کی شادی ہو اور ہمارے یہاں منزل کی جاتی ہیں(?) اور ہم کو یہ سنت پسند ہے کہ ہم جس لڑکی سے شادی کریں اس سے مل لیں اور اس کو دیکھ بھال لیں جلیے قصہ ختم ہوا نہ ہم آپ کو دو کہیں اور نہ آپ ہم کو۔

ہماری تیاریاں کافی ہو چکی ہیں ایک کتاب نہیں بلکہ بہت سی کتابیں شائع ہونگی اور انشاءاللہ اس پردہ اور دور زیست(?) کے استیصال کے لیے ایک مستقل ہفتہ وار اخبار بہت جلد نکلے گا جیسے تین کالم آپ کے نمونہ(?) کے لیے انشاءاللہ وقف کر دیے جائیں گے۔ مگر فی الحال آپ اس جھگڑے کو ختم کر دیں تو بہت ہی بہتر ہے۔ اس خط کو پڑھ کر ردی کی ٹوکری میں پھاڑ کر ڈال دیجیے اور مراسلات کو ختم کیجیے تو بڑی عنایت ہو۔

نقد نیاز کیش
حلیم بیگ

بو العجبین بنام مرزا چغتائی بی اے

(آخری خط۔ لیب کا مصرع)

مرزا۔ کہاں تک لکھوں بہت لکھ چکی۔ اب تو کچھ لکھنا ہے وہ تمہاری اگلی کتاب دیکھ کے لکھونگی۔ سچ تو یہ ہے کہ میں کھتی(?) ہوں اودھ پنچ



لارڈ ارون :- ترڈو - ترڈو فکر فکر"

مسٹر پنچ :- کچھ پروا نہیں - میرے دوست تم چابک کا سی باگ سے منہ زوری کا خاتمہ ہو جائے بشرطیکہ تم سوار نہ ہو"

جو صاحب پنساری - عطار - یا عطر والوں کے درمیان صحیح پتہ حافظ سینا محمد رفیع صاحب کا پتہ لکھنؤ کو دیں گے اگر وہ استفسار علاوہ معاوضت روانہ ہوگا۔

ہیں۔ اودھ پنچ کو کسی خاص مذہب سے تعلق نہیں وہ تو قدرت کے ساتھ تمام دنیا کی اخلاقی اصلاح کا فرض ادا کرتا ہے۔ زیادہ کال اشتعال انگیز ممکن ہے کہ دوسرے مذہب والوں کے واسطے دلچسپ نہ ہو۔ (وہ بھی عام معرفت اور معلومات کے محتاج ہیں) آپ گھبرائیے نہیں ہمارے خیر دوست علم کے دشمن نہیں ہیں وہ بہت غور سے آپ کی پیاری پیاری گفتگو سنتے ہیں "پنچ" کوئی نیا خاصانہ کلام بھی قلم اٹھاؤں گی۔

مرزا۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے خواجہ سرا والی حدیث کا ذکر کیا ہو خیر کیا ہوگا۔ بڑھاپے میں چیتا ٹھکانے نہیں رہتا۔ خواجہ سراؤں کے آگے میں اگر گھر کے کام دھندے سے چھٹی لی تو کیا کوئی قیامت نئی ہے۔ مگر تمہارے خط کا جواب ادھورا رہا جاتا ہے اسلیے مختصر کہتی ہوں۔ شکوہ جات میں پیچ نکالنے سے بات کا رخ ہمیشہ بدل جاتا ہے اسی پہ بحث کرنے والوں کو عالموں نے ڈال ڈال پات پات پھرنے سے روکا ہے ذری مناظرے کا علم بھی سیکھ لو۔

تم کہتے ہو کہ: ۔

"اس حدیث کی رو سے نہ صرف آپ پر ہی بلکہ منشی نصیب الدین صاحب پر بھی پردہ کا حکم عام مخنثوں سے واجب ہو جاتا ہے" جی کیسی بھلی ہوا اور بھی اچھا ہوا یہ حکم تو پردے کی تاکید اور مصلحت کی بڑی دلیل ہے۔ بھلا غور کرو کہ یہ نگوڑے جنکی گنتی نہ مردوں میں ہے نہ عورتوں میں کیوں قبول تمہارے ظفر مدد کیے گئے [illegible] بیہودہ پیشہ کرتے ہوں گے۔ ہے نہ یہی بات؟ چھوڑے جیتا کہ مرد سے بچکے نہ گھر ہے نہ [illegible] ریڈی کے گناہ کرتے اور ہوس بجھاتے ہوں گے جیسے سانڈ یوں میں بالکل ہے کہ نہ مادہ کی فکر نہ گھاس کی ضرورت۔ ویسے ہی یہ ہوتے خناس کہ نہ بچہ ہونے کا ڈر نہ حمل اور [illegible] کا دھڑکا۔ اسلیے مردوں کو ان کے میل جول سے روکا تو خوب کیا۔ واہ۔ یہ شریعت کی تو ہے ذلیل کہلانے میں اتنا اہتمام کرے کہ یہ گروہ عورتوں کو جوبن دکھاتے پھرنے کی اجازت دیگی کہ جاؤ گشت کرو اور بیٹا یا مال بنانے والوں جوبن لٹکاؤ۔ مرے نکلنے کے گئے خواجہ سرا معشوق بیٹے جیسے پیدائشی نر تھے عورتوں کو کس برتے پر بہلا پھسلاتے؟ اور محمد ﷺ ان سے مل کے کیا خوف پانتی مگر نہیں اپنے رسول کے قربان جاؤں کی نگاہ بہت دور تک پہنچی تھی گویا آج کل کا زمانہ اور وقت بھی انکے سامنے تھا۔ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ پیدائشی خواجہ سراؤں کی ایک قسم ہے بادامی خواجہ سرا یہ نگوڑے مردوں کے لیے عورت ہوتے ہیں اور عورتوں کے واسطے مرد ہو جاتے ہیں چاہے کوئی جان بچتا عورت انکی طرف نظر بھر کے دیکھنا تو زنا ذکر سے مگر مال دولت کے لالچ میں بڑے بڑے عقلمند بھی پھنس جاتے ہیں کہ مردوں کی عورت کیا مال ہے۔ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ بہت سی نک چڑھی مستورہ عورتیں نکاح بیاہ کی پابندی سے بھاگتی ہیں بادامی خواجہ سرا اگر ان کے ہاتھ لگ جائے تو وہ ضرور پال لیں گی۔ ہائے ہاں نہ ہوت سے ہوت بہتر ہے۔ ہمیشہ ویسے رہنے کا خوف نہیں۔ عورتیں تو خواجہ سرا سمجھ کے بدگمانی نہ کریں گے۔

سنتی ہوں کہ ولایت میں کسی جنٹلمین نے اپنی بی بی پر کچہری میں نالش کی اور چاہتے ہیں کہ جج کے ہاتھ میں ایک کاغذ لکھ کے دیا کہ میم صاحب نے مجھے کو [illegible] ترجیح دی کہ شوہری کے حق سے سرفراز ہے اور وہ شخص تک خود ہو ہے اسپر بھی میم صاحب شرم نہیں لاتیں ولایت والوں کی حکومت ہے اپنی دولتوں وہ اپنی قوم کو بدنامی سے بچانے کیلئے جب ایسی باتوں میں مقدمہ کرتے ہیں گو یہی خاوری بھی اصلاح ہوتی ہے کہ بجز نشے والوں کے اور کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہونے پاتی۔ کچھ ہندوستان کی سی لیڈر [illegible] نہیں کہ زبردستی دکھانے کے مقدمے بھری کچہری میں پیش ہوں آنا تھے جانا تھے۔ شکوہ لگا جو وکیل گئے سے گئے سوال کریں۔ لکھتے ہیں چٹکیلیں ہوں۔ زنانہ مرد رقعے اجنت کھاتے جائیں گر آپ جلے۔ اپنا تو یہ حال کہ جو کوئی اخبار نویس گنہ و اشتہار چھاپتا سے جست دھر گیر کریں۔ اے ہے کیا کستی تھی اماں کہ مرجی گئی۔ خیر تو بیچارا جج بہت پریشان ہوا گو اور بجز شوہر کے کوئی نہیں۔ ایک منت کر دیا اور جج صاحب اپنا فرض نہ ادا کر سکنے کی وجہ سے گزرا سے گوشے نکل سکے۔ نہ ہو کہ تھی دو پیاس۔ جج صاحب کی بی بی سے آخر صبر نہ ہوسکا ہونا تھوں نے پوچھا: پیارے کیا سبب ہے جو تم کچھ جاتے ہو: جج صاحب نے واقعہ بیان کیا بی بی مسکرائیں اور جھکا کے یوں مشورہ دیا "اس عورت کو کسی لیڈی ڈاکٹر سے کھول کے اسکا سینہ دیکھو جو سینے پہ بیچھے اور ناخنوں کے نشان ہوں تو مرد کا دعویٰ صحیح ہے"

جج صاحب بی بی کی باتیں سے تو بہت خوش اور ذہانت کے قائل ہو گئے۔ علامت موجود تھی مناسب تنبیہ کر کے معاملہ دبا دیا مگر یہ گتھی نئی دل میں پہنچی کہ اس شخص کی جو بد اسی عجب بات سے کیونکر واقف ہوئی۔ ہو نہ ہو کچھ دال میں کالا ہے۔ بھلا چور ظاہر ہوتا سے کب تک اپنا بدن چھپا سکتی ہے۔ نگوڑا انگلی لگتا ہے آخر بھید کھل گیا کہ شوہر سے میں آپ بیٹی کی ٹیچ لی ہوئی تھی ؎

نقش نازک [illegible] ناپاک [illegible] خوش عجیب
ہائے طاؤس [illegible] اشکالی مگے

اے مرزا دیکھو شریعت کی احتیاط کو آپ نے اپنی طرف سے گناہ کی ہر طرح روک تھام کر لی ہے انسان جانے اور اسکا کام نگوڑوں سے دل بہلائے یا بادامی خواجہ سراؤں سے۔

شریعت و مکاری سے دور کر لی ہے اور بڑا شاعرانہ تم اپنی بزرگی دانائی کے چٹکلوں بیکاریوں سے نڑ کے کرنے سے ڈر رہے ہو۔ وہ خواجہ سراؤں سے عذر

بکتی ہے اور تم انچے لکھے سنائے سنا دے
بیباک چالاک ہو نہ مردوں سے بھی بے پروا
کے روادار نہیں۔ تم عرب کے میدان جنگ میں
جو کبھی اُحد کا خواب دیکھتے ہو کہ ام المؤمنین
نے زخمیوں کو پانی بھر کے پلایا یا کبھی خیبر کی لڑائی
اور عورتوں کی تیمارداری پر تمھاری نگاہ ہے
مگر تم نہیں دکھا سکتے کہ یہ کام عورتوں نے اپنے
شوہروں کی اجازت سے کیے تھے یا اپنے اختیار
سے وہ نقاب ڈالے ہوئے نہیں کہ بے پردہ
تھیں۔

جنگ وہ چیز ہے جس میں طرح طرح کی مصیبتیں
ہوتی ہیں خدا کسی کو اس کی سمائی سے زیادہ
تکلیف نہیں دیتا۔ آخر تم کیا چاہتے ہو؟ مشکل کے
کو سہنا۔ خیبر کے لاشے مردہ جانور حلال ہو جاتا
ہے مگر ہے وہ حرام۔ اسی طرح عورتوں پر سخت
جبار ساتھ ہے مگر اپنے بچاؤ کے لیے بچے کے ڈر
اور مکر اور عورتیں بھی تلوار سے کام لینے پر مجبور
ہیں۔ آبرو اور جان بچانا ہر شخص پر واجب ہے۔
کوئی بیکس بے بس مسلمان زخمی پڑا ہو تو اور
پانی حلق میں ٹپکا دینا یا مرہم پٹی کرنا غیر
عورت کے واسطے کوئی عیب نہیں پھر عورت بھی
وہ جسکی ساری قوم لڑاکو ہو۔ یہ تو انسانی فرض ہے
علاوہ اسکے رہتا ہو آدمی آشنائی کی گھات میں
نہیں ہو سکتا اسے اپنی جان کی پڑی ہوتی ہے۔
جنگ کا میدان لاٹ صاحب کی دعوت نہیں
ہے۔ تم کیسی بچوں کی سی باتیں کرتے ہو۔ جسے
اتنا سلیقہ نہیں کہ شرع کے حکم سمجھے وہ کس منہ
سے پردے کے خلاف کتاب لکھنے کا دعویٰ
کرتا ہے۔

اور شاذ کی حرکتیں کسی قانون قاعدے کو
بنا بگاڑ نہیں سکتیں کوئی آزاد علامہ عورت
بے نقاب پھرے یا لونڈے پڑھانے یا اپنا ڈھول
کو سبق دے تو اس سے کیا ہوتا ہے۔

آخر تم اسی بے وقوفی پر آمادہ ہو رہے
ہیں کہ مجھے دعویٰ کا تھا ہی [illegible] کہتی تھی
کہ تم بعض مسلمانوں کی حرکتیں تاریخ یا حدیث کی
کتابوں میں دیکھ کے [illegible]
گوندھنا چاہتے ہو یہ ایک بیہودہ بات ہے
کوئی خراب لوگوں کی حرکتوں کی دستاویز نہیں
ہوتی۔ بھلا یہ بھی کوئی دلیل ہے دلیل ہوگی ہے۔

(۱) جنگ احد کا ایک سپاہی گھوڑے سے گر پڑا
سر نیچے ٹانگیں اوپر رسول اللہ دیکھ رہے تھے
لہذا جنگ میں گھوڑے سے گر پڑنا سنت ہے۔

(۲) پلونا کی جنگ میں عثمان پاشا محصور ہوگئے
پانی نہ تھا انھوں نے روسیوں کا خون پیا
لہذا پیو خون۔

(۳) علامہ شیخ عبدالبطن کے گھر میں چور گھس گئے
اُن کی زوجہ نے اٹھارہ آدمیوں کو ہلاک کر دیا۔
لہذا ہر مسلمان زوجہ کے واسطے لازم ہے کہ
اٹھارہ چوروں کا خون روز بہایا کرے۔

(۴) تاریخ فتوح الشام میں ہے کہ ایک بہادر
عورت قلعہ کے کنگرے سے کود پڑی جو ترو کی
ڈی ٹوٹ گئی لہذا وہ عورت مسلمان نہیں
ہو سکتی جو کوٹھے سے کود کے جوڑ ڈھیلا نہ کروا لے۔

(۵) جناب ابن مسعود تعلقدار مکہ مدینہ کی جورو
نے انکے گال میں ایسی چپت دی کہ آج تک
دانت بجے ہوئے ہیں۔ اے مسلمانوں یہ ہیں
عرب کی بہادر عورتیں۔ اگر تمہارے منہ میں
دانت ہوں تو اپنے شوہروں کے گالوں
پر آزماؤ سنت اہل اسلام ہے۔ جاؤ بھی تم
کس رخ کی دعا مرد تا بچے اولی اکثر کرتی ہے
نہیں ہو سکتے کہ اسی مرد تے سے بچے اور خصم
کی ناک کی چھالیا کتر ڈالو۔

تمھاری دلیلیں دیکھ کے مجھے تمھاری کتاب
کا جواب بہت آسان ہو گیا۔ تم دماغ دار کیوں
کہ ایک جاہل بھی تمہیں قائل کر سکتا ہے۔

ما ——— ——— م

[illegible]

اطلاع۔ معارف النساء جلد اول کم ہے پڑنے
کا انتظار کیجیے سب تیار ہو چکی نسخہ ہو چکی۔ منیجر

معاصرین کے مخصوص نمبر

(۱) "پیشوا" دہلی کا رسول نمبر نہایت اہتمام سے
شائع ہوا ہے کیم طیم ہے نظم و نثر مضامین سے
آراستہ ہے۔ چشم ورقت خواں کے واسطے ایک
بالا دستی ہے۔ خواجہ [illegible] صاحب مدیر کی محنت
واقعی [illegible] مقدس مقامات کی تصویریں
بھی ہیں۔ کبھی وہ کمی تو [illegible] حضرت [illegible]
کی ویرانہ بستی نہ جو عمارتیں اور مسجد میں [illegible]
انکی تصویریں نہیں ہیں۔

(۲) "عصمت" دہلی کا مخصوص نمبر اس رسالے
کے بارے میں ہمارے خیالات ہمیشہ [illegible]
رہے کوئی نئی بات نہیں۔ اس نمبر کی خصوصیت
یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مدیر نے [illegible] بھیجا تو راہ
میں کسی نے چرا لیا۔ دوبارہ رجسٹری کر کے بھیجا
تو ہمارے دفتر سے قبل نکالا جا اس سے شبہ
ہوں کوئی صاحب غائب کر لے گئے تھا ان عصمت
چوروں اور دفتر خوروں سے محفوظ رکھے۔

بہرحال ہماری رائے ہے کہ اس مخصوص نمبر
میں نہایت اعلیٰ مضامین ہیں شریف بہو بیٹیوں
کے مطالعے کے قابل ہیں۔ تصویریں بھی ہیں۔

(۳) "خادم الحرمین" لکھنؤ۔ دار ربیع الاول کا میلاد
نمبر۔ منشی [illegible] قلم کے رشحات نے اس کھیتی
کی آبیاری کی ہے ع

بر فشکال [illegible]

تا بہار بادہ نہ [illegible]

فرنگی محل [illegible] خراب کا ساقی ہوا کے
حلال ہونے میں کیا اشتباہ [illegible] ہے کہ
[illegible] ہے یعنی اب [illegible]
[illegible] بڑی بات [illegible] کام ہے [illegible]
اور سال بھر کے باقی پرچے [illegible]
بھر میں حضرت [illegible] مدینہ کی رحمت کے
واسطے بھی یہ پرچہ مخصوص ہے۔

توسیع اشاعت اودھ پنچ کی طرف توجہ
کی ضرورت ہے۔

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگنی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انسے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سر گلے سے ادا کرکے بیتاب و رنگ دکھانے کی اور ... کے بعد جو کہ نہایت صاف و سہل طریق سے کتاب میں لکھ دیے گئے ہیں اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ہو وہ ایک ستار ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر مقامات کا سارا ہی نذرانہ آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا م لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایہ نازش یہی ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ